Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۸/۴۳ | بدھ - ۱۲ - ذیقعدہ ۱۴۱۳ھ، ۵ - ہجرت ۱۳۷۲ہش، ۵ - مئی ۱۹۹۳ء | نمبر ۱۰۲

اپنا محاسبہ خود کریں

یہ بات کہ دین کو ہم نے دنیا پر مقدم کیا ہے یا نہیں۔ ہم کو واجب ہے کہ ہم اپنے تمام معاملات میں دین کے ہوں یا دنیا کے متعلق ہوں یا مال کے متعلق۔ ہر وقت سوچتے اور پرکھتے رہیں اور اپنا محاسبہ آخرت کے محاسبہ سے پہلے آپ کریں۔ اور جب خدا کی راہ میں قدم اٹھایا جاتا ہے تو معرفت کا نور ملتا ہے۔ پس کوشش کرو۔ استغفار کرو۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الاوّل)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"خدا تعالیٰ نے انسان کو زبان دی اور ایک دل بخشا ہے۔ صرف زبان سے کوئی فتح نہیں ہو سکتی۔ دلوں کو فتح کرنے والا دل ہی ہوتا ہے جو قوم صرف زبانی ہی زبانی جمع خرچ کرتی ہے۔ یاد رکھو کہ وہ کبھی بھی فتحیاب نہیں ہو سکتی۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا نمونہ دیکھو کہ کیا اُن کے پاس کوئی ظاہری سامان تھے؟ ہرگز نہیں۔ مگر پھر باایں ہمہ کہ وہ بے سرو سامان تھے اور دشمن کثیر اور ہر طرح کے سامان اسے مہیا تھے۔ ان کو خدا تعالیٰ نے کیسی کیسی بے نظیر کامیابیاں عطا کیں بھلا کہیں کسی تاریخ میں ایسی کامیابی کی کوئی نظیر ملتی ہے؟ تلاش کر کے دیکھ لو مگر لاحاصل"۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۶۴۵)

تم خدا تک پہنچنے کیلئے پورا زور لگاؤ

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث

"ہمیں یہ کہا گیا ہے کہ اگر تم خدا تعالیٰ کے وصل اور لقاء سے محروم ہو تو تم خود ذمہ دار ہو کوئی اور اس کا ذمہ دار نہیں ہے کیونکہ کسی اور کو یہ طاقت نہیں دی گئی کہ وہ خدا کی محبت اور تمہارے درمیان حائل ہو سکے۔ کسی کو یہ طاقت نہیں دی گئی کہ خدا تعالیٰ تم سے پیار کرنا چاہے اور وہ اس میں روک بن سکے خدا تعالیٰ سے دور لیجانے والی طاقتیں جو کچھ کر سکتی ہیں وہ یہی ہے کہ تمہاری کوشش کو کمزور کر دیں لیکن یہ تمہارا فرض ہے کہ تم اپنی کوشش کو کمزور نہ ہونے دو۔ تم خدا تک پہنچنے کے لئے پورا زور لگاؤ۔ خدا کی راہ میں قربانیاں دو اور اس کے دین کی خدمت کرو۔ تم خدا کی مخلوق کے ساتھ خیر خواہی کا سلوک کرو۔ بنی نوع انسان سے ہمدردی کرو۔ ان کی خدمت کرو۔ ان کے حقوق ان کو دو کہ یہ ایک بنیادی چیز ہے۔ اگر تم اپنی طرف سے اپنے دائرہ استعداد کے اندر انتہائی کوشش کرو گے تو دنیا کی کوئی طاقت تمہیں خدا تعالیٰ کے پیار سے محروم نہیں کر سکتی۔

پس ایک طرف بشارت بڑی عظیم ہے مگر دوسری طرف ذمہ داری بھی بڑی عظیم ہے۔ ہر فرد کی اپنی ذمہ داری ہے وہ کسی دوسرے پر الزام نہیں دھر سکتا کہ فلاں کی وجہ سے اسے خدا کا پیار نہیں ملا۔ اگر اسے خدا کا پیار نہیں ملا تو اس کی کسی اپنی کوتاہی کی وجہ سے نہیں ملا۔ کیونکہ خدا کے پیار اور اس کے پیار کے درمیان جیسا کہ میں نے کہا ہے کسی اور کی طاقت ہی نہیں کہ وہ کھڑا ہو جائے ... ہدایت پر اس نے خود قائم رہنا ہے۔ ساری دنیا بھی اگر خدا سے دور ہو جاتی ہے۔ اور ایک فرد واحد خدا کے حضور روحانی رفعتوں کو حاصل کر رہا ہے تو ساری دنیا کی دوری اس کے راستے میں حائل نہیں ہو سکتی"۔

(از خطبہ فرمودہ ۲۳ ستمبر ۱۹۷۷ء)

اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو تم باہم ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔ تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے۔ اور نہیں بخشتا سو اس کا مجھ میں حصہ نہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ احمدیہ)

درخواست دعا

مکرم سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد تحریر فرماتے ہیں:
میری اہلیہ مکرمہ سیدہ صالحہ بانو صاحبہ دماغی اور ذہنی طور پر مختلف عوارض میں مبتلا ہیں۔ ان کو علاج کے لئے کراچی لے جا رہا ہوں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواستیں مطلوب ہیں

پی۔ آئی۔ اے میں بطور فلائٹ سٹیورڈ شمولیت کے لئے سیکنڈ کلاس گریجوایٹ نوجوان سے جن کی عمر ۲۵ سال ہو، درخواستیں مطلوب ہیں۔ درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ ۱۹ مئی ۱۹۹۳ء ہے۔ مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ نوائے وقت ۲۱ اپریل راولپنڈی ایڈیشن ملاحظہ فرمائیں۔

(مہتمم خدمت خلق مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

نمایاں کامیابی

مکرم کرنل صلاح الدین احمد صاحب کیولری گراؤنڈ لاہور کینٹ کی بیٹی عزیزہ تہمینہ صلاح الدین کی بی ڈی ایس پنجاب یونیورسٹی میں پہلے پروفیشن میں دوسری پوزیشن اور اسی طرح دوسرے پروفیشن میں بھی دوسری پوزیشن آئی ہے۔ جس کی وجہ سے ہر دو بار سلور میڈل دیا گیا، اس کے علاوہ ایک مضمون میں ڈسٹنکشن آئی، جس کے لئے عزیزہ کو ایک گولڈ میڈل دیا گیا۔

مزید کامیابیوں کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۵ - ہجرت ۱۳۷۲ ہش ۵ - مئی ۱۹۹۳ء

ہر قسم کا علم

ہمیں بتایا گیا ہے کہ علم مہد سے لحد تک سیکھتے ہی رہنا چاہیئے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اگر حصول علم کیلئے چین بھی جانا پڑے تو جایا جائے۔ علم حاصل کرنے والوں کی قدر و منزلت کے سلسلہ میں بھی بہت کچھ کہا گیا ہے۔ ان ساری باتوں میں ایک بات جو بہت نمایاں ہے یہ ہے کہ علم کی تخصیص نہیں کی گئی۔ یہ نہیں کہا گیا کہ کیسا علم حاصل کرنا چاہیئے۔ فرض تو مرد اور عورت۔ دونوں۔ کا یہ قرار دیا گیا ہے لیکن اس بات کو کھلا چھوڑ دیا گیا ہے کہ علم کیسا ہونا چاہیئے۔

دراصل علم کی حدود متعین کی ہی نہیں جاسکتیں۔ علم جاننے کو کہتے ہیں۔ اور کوئی ایسی چیز نہیں جس کے متعلق جاننے کی ضرورت نہ ہو۔ ہمیں جس چیز کے متعلق جو علم بھی حاصل ہو۔ ہمارے کام آسکتا ہے۔ اور کام آسکنے کی بھی کیا بات ہے۔ علم ہونا ہی بڑی بات ہے۔ علم ہونے کا انعام خود علم ہی ہے۔ کبھی کام آئے یا نہ آئے۔

ایک وقت تھا کہ ہم میں سے کچھ لوگ علم کے حصول میں انگریزی زبان کا جاننا ضروری نہیں سمجھتے تھے۔ نہ صرف یہ کہ ضروری نہیں سمجھتے تھے۔ بلکہ بُرا جانتے تھے۔ اور اس علم کو حاصل کرنے والوں کو کوستے تھے۔ دوسروں کی کیا بات ہمیں خود یاد ہے کہ ایک دفعہ لاہور میں کالج کے زمانے میں دو تین افراد نے دیکھا کہ ہمارے ہاتھ میں انگریزی کی کتاب ہے تو ہمیں برا بھلا کہنا شروع کر دیا۔ اسی طرح سائنس کے علوم سے بے رغبتی کی مثال بھی دی جاسکتی ہے۔ اور انہیں باتوں نے بہت سے لوگوں کو ترقی کرنے سے روکے رکھا۔ ان کی راہ میں دیواریں کھڑی کر دیں۔

حالات بدل چکے ہیں اب خال خال تو ایسا شخص ہوگا جو علم کی حدود کو متعین کرنا چاہتا ہو لیکن اکثریت علم حاصل کرنا چاہتی ہے۔ اور ہر قسم کا علم حاصل کرنا چاہتی ہے۔ بلکہ آجکل تو سائنس کے علوم کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی جا رہی ہے۔ افراد کی بھی اور حکومت کی بھی۔ سائنس اور تکنیکی علم کے بغیر قومی ترقی ناممکن ہے۔ جو لوگ آگے بڑھے ہیں وہ علم ہی کے زور پر آگے بڑھے ہیں۔ اور انہوں نے ہر قسم کا علم حاصل کیا ہے۔ خاص طور پر سائنس کا علم اور تکنیکی علم۔

کچھ عرصہ انگریزی زبان کی بھی بڑی مخالفت ہوئی ہے۔ گذشتہ زمانے میں نہیں۔ حال ہی میں۔ البتہ اب یہ احساس پیدا ہونے لگا ہے کہ ہمیں انگریزی زبان کی ضرورت ہے۔

ہر قسم کا علم حاصل کیجیے۔ اور یہی علم کا حقیقی حصول ہے۔

دیکھو تو کوئی چیز انوکھی نہیں لگتی
سوچو تو ہر اِک چیز میں اک رازِ نہاں ہے
آنکھوں کی رسائی ہے فقط سطح کی حد تک
دل روح کی پاتال کے جلووں کی زباں ہے

ابوالاقبال

○

جو کچھ بھی مرے پاس ہے وہ دین ہے تیری
جو کچھ بھی دیا میں نے وہ میرا تو نہیں ہے

روشن ہے ترے نام سے آنکھوں کی بصارت
تاریکیٔ شب میں بھی اندھیرا تو نہیں ہے

یہ کون ترے کوچہ میں دیتا ہے صدائیں
کیا یہ کسی درویش کا پھیرا تو نہیں ہے

آلام کی صورت سے تو واقف ہے مرا دل
نادیدہ مسرّت کا یہ گھیرا تو نہیں ہے

مَیں خود نہیں سمجھا کہ مَیں کیا سوچ رہا ہوں
ہاری کے دل و جاں میں وڈیرا تو نہیں ہے

لگتا ہے کہ وہ کھول رہے ہیں درِ زنداں
آنکھوں میں مری سرخ سویرا تو نہیں ہے

مَیں تو سرِ افلاک سے نیچے نہیں رہتا
بیٹھا ہوں جہاں بھی وہ بسیرا تو نہیں ہے

جاؤ انہیں کہہ دو کہ تعاقب میں نہ آئیں
یہ میرا سفر اصل میں میرا تو نہیں ہے

لہراتے ہو تم اپنی اَنا کوہ و دمن میں
یہ قوم کی عزت کا پھریرا تو نہیں ہے

جو اپنے سنگھاسن پہ نظر آتے ہیں مضبوط
آنکھوں میں کہیں ان کی اندھیرا تو نہیں ہے

رہنے دو نسیم ایسے ہی چُپ چاپ مجھے تم
یہ میرا مکاں ہے کوئی ڈیرا تو نہیں ہے

نسیم سیفی

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:

عقلِ کوراں رہنما جوید براہ
رہبری از دانشِ کوراں مخواہ

اندھوں کی عقل تو خود ہی رستہ چلنے کیلئے رہنما ڈھونڈتی ہے تو اندھوں کی عقل سے رہبری طلب نہ کر

عقل ما از بہرِ زاری و بکاست
دفعِ آزارِ جہالت از خداست

ہماری عقل تو صرف رونے دھونے کیلئے ہے اور جہالت کے دُکھ کا دفعیہ خدا کی طرف سے ہے

عقلِ طفل است اینکہ گرید زار زار
شیر جُز مادر نیاید زینہار

بچے کی عقل تو صرف یہ ہے کہ زار زار روئے مگر دُودھ تو سوائے ماں کے ہرگز نہیں مل سکتا

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ان اشعار میں اس بات کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ کہ وہ لوگ جو عقل کے اندھے ہیں۔ انہیں تو خود اس بات کی ضرورت ہے کہ وہ راہ چلنے کے لئے کسی اور سے مدد مانگیں اور ان سے پوچھیں کہ وہ کون سی راہ پر اور کس طرح چلیں۔ اگر کوئی شخص عقل کے اندھوں سے رہبری طلب کرے اس بات کا خواہشمند ہو کہ یہ لوگ اس کی راہنمائی کریں تو صاف سمجھا جا سکتا ہے کہ وہ عقل مند نہیں ہے کیونکہ جو خود دوسروں سے پوچھتا پھرتا ہے کہ سیدھا راستہ کون سا ہے۔ اس سے پوچھنا کہ تم بتاؤ کہ سیدھا راستہ کون سا ہے۔ یہ کوئی عقلمندی کی بات نہیں۔

حضور فرماتے ہیں کہ جہاں تک ہماری یعنی انسانی عقل کا تعلق ہے۔ یہ تو صرف رونے دھونے کے لئے ہے یہ کوشش کرتی ہے اور اسے کوشش کرتے رہنا چاہیئے اس کی کوشش کا مطلب یہ ہے کہ یہ ہاتھ پاؤں مارتی رہے کہ صحیح راستہ کون سا ہے۔ کہاں سے ملے گا۔ کون اس کی راہنمائی کرے گا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ جہاں تک انسان کی جہالت کا تعلق ہے۔ یہ بات صرف اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے کہ اسے دُور کرے۔ اللہ تعالیٰ جب چاہے اور جس کی جہالت کو چاہے کہ دُور کرے اسے دور کر دے گا اور اس کی عقل کو جلاء بخشے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے راہنمائی نہ ہو تو انسانی عقل بالکل اندھی ہے اور کوئی صحیح راستہ تلاش نہیں کر سکتی۔

حضور مزید فرماتے ہیں کہ جہاں تک عقل کا تعلق ہے یہ تو ایک بچے کی مانند ہے اور بچے کا کام ہے رونا دھونا۔ جب اسے بھوک لگتی ہے تو وہ روتا ہے۔ اور چاہتا ہے کہ اسے دودھ مل جائے لیکن جہاں تک دُودھ کا تعلق ہے جب تک اس کی ماں موجود نہ ہو اسے ماں کا دودھ میسّر نہیں آ سکتا۔ یہاں پر یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ طفل انسان ہے اور مادر یعنی ماں خدا تعالیٰ۔ انسان رو کر خدا تعالیٰ سے گریہ و زاری کر کے اپنے مالک و خالق سے مانگے تو اللہ تعالیٰ اپنے رحم و کرم کے دروازے کھول دیتا ہے اور جو وہ چاہتا ہے اسے دے دیتا ہے۔

حضور نے اس کی کتنی اچھی مثال دی ہے کہ جس طرح ایک بچہ روتا ہے اور اس کی ماں کا موجود ہونا اس کے لئے دودھ ملنے کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ اسی طرح جب تک انسان خدا تعالیٰ پر ایمان نہ لائے اور خدا تعالیٰ سے صحیح راستہ طلب نہ کرے اس وقت تک وہ چاہے کتنا ہی روتا رہے اسے صحیح راستہ نہیں مل سکتا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم اسی سے عقل کی راہنمائی مانگیں۔ وہ ہماری عقل کو توفیق دے کہ وہ صحیح راستوں پر چل سکے۔ اور ہمارے لئے مفید باتیں ہمارے سامنے لا سکے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ پر نہ صرف ایمان ہو بلکہ ایمان کامل ہو اور ہم یقین کامل کے ساتھ اسی کی طرف دیکھ کر اسی سے جو کچھ مانگنا ہے مانگیں۔

اے خدا تو ایسا ہی کر۔

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ـــــ نون ۔ سین

وسطی ایشیا

قائدِ اعظم یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر نذیر رحمانی نے مہمان خصوصی کے طور خطاب کرتے ہوئے کہا کہ وسطی ایشیا کی ریاستیں اپنے اندر اتنی اہلیت رکھتی ہیں کہ وہ اکیسویں صدی کے ہر چیلنج کو قبول کر سکیں۔ آپ ایک سہ روزہ کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔ جس کا موضوع تھا۔ "تاریخ اور ثقافتی رابطے برائے خواتین راہنما" جن کا تعلق اقتصادی تعاون کی تنظیم سے ہے۔ ای۔ سی۔ او یعنی عورتیں اس حصے میں کسی حد تک مردوں کی مدد کرتے ہوئے ان ریاستوں کو فروغ دلا سکتی ہیں۔ یہ سہ روزہ کانفرنس پاکستان گرلز گائیڈ ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام منعقد کی گئی۔

ڈاکٹر نذیر رحمانی نے کہا کہ یہ علاقہ وسائل کے لحاظ سے خاصا امیر ہے۔ یہاں پر معدنیات بھی ہیں اور زراعت کے بھی بہت سے مواقع ہیں۔ اور انہی وجوہ کی بنا پر دنیا بھر کی نظریں اس خطے پر لگی ہوئی ہیں۔ ان ریاستوں کی کل آبادی تیس کروڑ کے برابر ہے جو متحدہ یورپ سے ملتی جلتی ہے اور کہا جا سکتا ہے کہ یہ ریاستیں اپنی منصوبہ بندی صحیح سمت میں کر رہی ہیں۔ ان کا آپس میں رابطہ مضبوط سے مضبوط تر ہو رہا ہے اور اس آپس کے رابطے کے ذریعے دیگر ممالک کے ساتھ بھی ان کے رابطے کھلتے چلیں جائیں گے۔

ڈاکٹر نذیر رحمانی نے تاریخ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس علاقے نے بڑے بڑے مذہبی علماء اور ولی اور شاعر اور فلاسفر اور سائنس دان پیدا کئے ہیں جو عالمی شہرت کے مالک ہیں۔

اس موقعہ پر پروفیسر احمد حسین بانی جو قائدِ اعظم یونیورسٹی کے پروفیسر امیر یٹس ہیں۔ نے کہا کہ ان وسطی ریاستوں کا فروغ بطور جدید ممالک کے بتاتا ہے کہ وہ جلد جلد ترقی کرنے والی ریاستیں ہیں وہ اپنی سیاست کو خوب سمجھتی ہیں اور اسے صحیح طور پر بروئے کار لاتی ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ان کی روایتی ثقافت اور ان کا مذہب موجود ہے اور یہ ان دونوں سے ساتھ بہت گہرا لگاؤ رکھتے ہیں۔ ان کی ثقافت ایک لمبے عرصے پر ممتد ہے اور اس لمبے عرصے کی وجہ سے اسکی جڑیں بہت مضبوط ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ضرورت اس بات کی ہے کہ پاکستان اور وسطی ایشیا کے آپس میں روابط پیدا کئے جائیں خاص طور پر خواتین راہنماؤں کے ذریعے۔

اس کانفرنس میں ای سی او ممالک کی اٹھارہ خواتین نمائندوں نے شرکت کی جن میں پاکستان، افغانستان، آذربائی جان، ایران، کازغستان، کرغستان، ترکی اور ازبکستان شامل ہیں۔ اسی طرح دیگر غیر ریاستی عالمی ایجنسیوں کے نمائندوں نے بھی شرکت کی۔ گرل گائیڈ پاکستان ایسوسی ایشن کی طرف سے پچیس نمائندہ خواتین شریک ہوئیں۔

اقوام متحدہ کا وفد

سرابرنیکا میں مسلمان محصور ہیں۔ اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل نے اپنا ایک مشن بوسنیا بھیجا ہے جس کا سب سے بڑا مقصد سرابرنیکا کے لوگوں کے حالات معلوم کرنا ہے۔ لیکن بتایا جا رہا ہے کہ سربوں نے یہ مطالبہ کیا ہے کہ وہ ان سفارتکاروں کی تلاشی لئے بغیر سرابرنیکا نہیں جانے دیں گے۔ وینزوالا کے اقوام متحدہ کے لئے سفیر ڈیگو آریا نے کہا ہے کہ اگر سربیا کا یہ مطالبہ قائم رہا تو یہ وفد سرابرنیکا جانے سے انکار کر دے گا۔ وہ چاہتے ہیں کہ جیسا کہ دنیا بھر میں سفارتکاری کا اصول ہے ان لوگوں کو بغیر تلاشی لئے وہاں جانے دیا جائے لیکن اس کی اجازت نہیں دی جا رہی اور وفد اس بات پر اصرار کر رہا ہے کہ ہم ہرگز تلاشی نہیں دیں گے۔ سرب لوگوں نے یہ بھی مطالبہ کیا ہے کہ وفد کے اراکین کے پاس کیمرے نہیں ہونے چاہئیں۔ یعنی وہ نہیں چاہتے کہ وہاں کے لوگوں کی کیفیت کو تصویری طور پر دنیا کے سامنے پیش کیا جا سکے۔ وفد کے سربراہ نے کہا ہے کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ اس بات سے ڈرتے ہوتے ہیں کہ ان کی حالت دنیا پر ظاہر نہ ہو جائے۔

اقوام متحدہ نے اس مشن کے لئے ابھی بلا واسطہ ہیلی کاپٹروں کے ذریعے سرابرنیکا جانے کی اجازت حاصل نہیں کی۔ اگر وہ یہ اجازت حاصل کر لیں تو

باقی صـ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس نے کیا کہا

اخبارات کے شکریہ کے ساتھ

ڈان

۲۰- اپریل ۱۹۹۳ء

انگریزی اخبار ڈی ڈان کے ۲۰ر اپریل ۱۹۹۳ء کے شمارہ میں خطوط کے کالم میں نورالدین منیر کراچی سے لکھتے ہیں:۔

فرقہ واریت کا خطرناک رویہ جس کی آپ نے اپنے اداریہ میں مذمت کی ہے ایسے خطرناک طریق پر معاشرے کو اپنے پنجے میں لے رہا ہے کہ اگر اسے صحیح طور پر چیک نہ کیا گیا تو ہماری یکجہتی کو تباہ کر دے گا۔ حالانکہ یہی وہ چیز ہے جو ہمارے ملک کی بنیاد ہے۔

(ڈان ۲۳ر مارچ ۱۹۹۳ء)

ہینڈ گرنیڈ کا پھینکنا اور اندھا دھند فائرنگ کرنا اور وہ بھی بہاول پور میں عید کے اجتماع پر کوئی الگ تھلگ واقعہ نہیں ہے۔ ایسے فرقہ وارانہ غنڈہ گردی کے واقعات پاکستان کے قیام کے وقت ہی سے جیسے ہم نے اسلام کے نام پر لیا تھا ہو رہے ہیں۔

آپ نے اس ضمن میں منیر انکوائری رپورٹ کا حوالہ دیا ہے۔ اس حوالے میں اس بات کی خواہش کا اظہار کیا گیا ہے کہ اسلام کو ایسے طریق پر پیش کیا جائے جیسے موجودہ مہذب دنیا کا معاشرہ قبول کر سکے۔ حقیقت یہ ہے کہ جہاں تک اسلام کے اصلی اصولوں کا سوال ہے وہ انتہائی طور پر مہذب ہیں (URBANE)۔

منیر رپورٹ اس سوال کا خود ہی جواب دیتی ہے۔ عدالت نے اس ضمن میں مختلف فرقوں کے علماء کو ارشاد فرمایا تھا کہ وہ اپنی اپنی تعریف جو وہ اسلام کی کرتے ہیں پیش کریں۔ جو مختلف تعریفیں پیش کی گئیں وہ عدالت کی نظر میں ایک دوسرے سے اتنی متضاد تھیں کہ اگر کسی ایک فرقے کی تعریف تسلیم کر لی جائے تو وہ باقی تمام فرقوں کو غیر مسلم قرار دینے کے لئے کافی تھی۔ معزز عدالت کا مقصد یہ تھا کہ اس بات کو ریکارڈ پر لایا جائے اس تمام مواد کو ریکارڈ پر لانے کا مقصد یہ تھا کہ وہ آئندہ کی حکومتوں کو اس بات پر متنبہ کرے کہ کسی ایک فرقے کو غیر مسلم قرار دینے سے ایک ایسی مثال قائم ہو جائے گی۔ جس سے ایسے ہی مزید مطالبات کا دروازہ کھل جائے گا۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو اسلامی کلمہ کا اقرار کرتا ہے اسے مسلمان سمجھا جائے۔ درج ذیل حدیث بخاری میں موجود ہے اور وہ اس بات کی تائید کرتی ہے۔ حضرت اسامہؓ بن زید کہتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھیجا اور میرے ساتھ ایک انصاری مسلمان بھی تھا۔ ہم دونوں کو جہانیاں قبیلے کے نخلستان کی طرف بھیجا۔ ہم فجر کے وقت ان کے چشموں کے پاس پہنچے اور ان میں سے ایک کا تعاقب کرتے ہوئے اسے اپنی گرفت میں لے لیا۔ فوری طور پر اس شخص نے خدا تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کر لیا۔ میرا انصاری بھائی تو پیچھے ہٹ گیا۔ لیکن میں نے اسے ختم کر ڈالا۔

ہم مدینہ واپس پہنچے اور یہ ساری بات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی حضورؐ نے مجھ سے پوچھا کیا تم نے اسے اس بات کے باوجود قتل کر دیا کہ اس نے لا الہ الا اللہ کہا۔ میں نے عرض کی ہاں حضورؐ۔ اے خدا تعالیٰ کے رسول! اس نے ایسا اس لئے کہا تھا کہ وہ موت سے ڈر رہا تھا۔ رسول اکرم صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم نے اس کا سینہ پھاڑ کر کیوں نہ دیکھ لیا۔ تاکہ تمہیں اس بات کا یقین ہو جاتا کہ وہ کلمہ خوف سے پڑھ رہا تھا یا خلوص کے ساتھ۔

اسامہؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو اتنی دفعہ دہرایا کہ مجھے انتہائی شرمندگی ہوئی اور میں نے اپنے دل میں اس خواہش کا اظہار کیا کہ کاش میں اس وقت سے پہلے اسلام نہ لایا ہوتا اور یہ سخت غلطی کرنے سے باز رہتا۔

اس کا یہ ہرگز مطلب نہیں کہ اسلام کے پانچ ارکان ماننے کی ضرورت نہیں اور نہ ہی اس بات کی ضرورت ہے کہ اس کے اصولوں پر عمل نہ کیا جائے۔ لیکن اسلام چونکہ ایک عالمگیر مذہب ہے اور چاہتا ہے کہ دنیا کے تمام لوگوں کو ایک دائرے میں اکٹھا کیا جائے۔ اس لئے یہ بات جائز طور پر تسلیم کی جانے کے قابل ہے کہ اس کے وسیع تر مفاد اور سیاسی اغراض کے پیش نظر کسی شخص کو جو اسلام میں اپنے ایمان کا اظہار کرتا ہو مسلمان سمجھا جائے۔ غالباً اسی صورت میں قائداعظم نے اپنے ۱۱ر اگست ۱۹۴۷ء کے خطاب میں جو کنسٹی ٹیوانٹ اسمبلی آف پاکستان کے سامنے دیا گیا تھا۔ یہ مسئلہ بھی رکھا تھا کہ مذہب کا ریاست کے کاروبار سے کوئی تعلق نہیں ہونا چاہئے۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ جہاں تک لیجسلیٹو اور ایگزیکیٹو کا تعلق ہے اسے فرقہ واریت میں بہا نہیں دینا چاہئے جیسا کہ منیر انکوائری رپورٹ میں کہا گیا تھا۔ شرارت (MISCHIEF) پھیل گئی ہے۔

یہ خط کراچی سے لکھا گیا۔

Dangerous trend

THE dangerous trend of sectarianism condemned by you in your editorial is gripping our society so ominously that if not checked promptly it may ruin our cohesion and unity and demolish the very foundations of our country. (*Dawn* 23.3.93).

The throwing of hand grenades and firing indiscriminately on an Eid gathering at Bahawalpur is not a lone incident. Such sectarian vandalism has been going on in the name of Isiam from the very inception of Pakistan.

You have quoted in this context a passage from the Munir Inquiry Report. It asks for a re-orientation of Islam in consonance with the modern civilised norms of society. The fact is that the pristine principles of Islam themselves are superbly urbane.

The Munir Report itself carries the answer to its observation. The Court in this context had ordered the Ulema of various sects to give their definition of Islam. The definitions offered were in the opinion of the Court so divergent with each other that if the definition of the one sect was accepted, it would render other sects as non-Muslims.

The object of the Honourable Court to record all this material was a warning to the future governments against branding any particular sect as non-Muslim as it would create a precedent for opening interminably the door for similar demands.

The Holy Prophet (PBUH) bids us to take a person as Muslim who professes the Islamic Kalima.

The following tradition reported by Bukhari substantiates it.

Hazrat Osama B. Zaid relates, 'The Holy Prophet sent me and an Ansari Muslim towards the oasis of Juhaina tribe. We overtook them at dawn near their springs and chasing one of them overpowered him. At this instant he professed belief in the Unity of God. My Ansari brother drew back, but I killed him.'.

'We returned to Medina and recounted this episode to the Holy Prophet. He asked me, 'Did you kill him despite he had recited *La Illaha Il-Allah*.' I replied, 'Yes. But O Messenger of Allah, he had done so for fear of death.' The Holy Prophet exclaimed, 'Why did you not tear his heart open to make sure whether he had recited the Kalima sincerely or out of fear.'

Osama says that the Holy Prophet repeated it so persistently that I felt extreme remorse and wished not to have been a Muslim before this event and thus to have avoided committing this grave mistake.

This does not, however, obviate the necessity of belief in the five pillars of Islam nor from acting according to its principles. But as Islam is a universal religion and aims at gathering the whole mankind in its fold, it seems justified in its wider interests and for political purposes to identify a person as Muslim who professes his faith as Islam.

It is probably in this sense that the Quaid-i-Azam, in his address of August 11, 1947 to the Constituent Assembly of Pakistan advised it that religion should have nothing to do with the business of the state, implying thereby that legislature or executive should not be swayed by sectarianism.

As envisaged in the Munir Inquiry Report, the mischief has spread.

NUR-UD-DIN MUNEER
Karachi

DAWN TUESDAY, APR

بقیہ: صفحہ ۵

مشرق اور مغرب کی درمیانی سرحد پر واقع جغرافیائی لحاظ سے یہ اہم ترین علاقہ مسلمانوں کا مرکز بن جائے۔

اے خدا کے بندو! دلوں کو صاف کرو اور اپنے اندرونوں کو دھو ڈالو۔ تم نفاق اور دورنگی سے ہر ایک کو راضی کر سکتے ہو مگر خدا کو اس خصلت سے غضب میں لاؤ گے۔ اپنی جانوں پر رحم کرو اور اپنی ذریت کو ہلاکت سے بچاؤ۔ کبھی ممکن ہی نہیں کہ خدا تم سے راضی ہو حالانکہ تمہارے دل میں اس سے زیادہ کوئی اور بھی عزیز ہے۔ اس کی راہ میں فدا ہو جاؤ اور اس کے لئے محو ہو جاؤ اور ہمہ تن اس کے ہو جاؤ اگر چاہتے ہو کہ اس دنیا میں خدا کو دیکھ لو۔

(حضرت بانی سلسلہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بشریٰ ہادی

بوسنیا کی جنگ ___ پس منظر اور وجوہات

میں نے ایک مضمون بعنوان "بوسنیا کی جنگ۔ پس منظر اور وجوہات" برائے اشاعت آپ کی خدمت میں ارسال کیا تھا۔ جس پر آپ کی طرف سے چٹھی نمبر ۲۴۶ بتاریخ ۹۳-۳-۱۴ مجھے موصول ہوئی۔ شکریہ۔ آپ نے میری تعلیم کے بارے میں استفسار فرمایا ہے۔ اس سلسلے میں عرض ہے کہ میں نے اپنی ابتدائی تعلیم نائیجیریا (افریقہ) سے حاصل کی۔ ربوہ میں اپنی تعلیم کا آغاز میں نے آٹھویں جماعت سے کیا اور نصرت گرلز ہائی سکول سے میٹرک کا امتحان سال ۱۹۸۹ء میں ۶۴۱ نمبر لے کر پاس کیا۔ اس کے بعد ایف۔ایس۔سی (پری میڈیکل) کا امتحان جامعہ نصرت ربوہ سے ۱۹۹۱ء میں ۷۰۴ نمبر لے کر پاس کیا اور اپنے کالج میں اول پوزیشن حاصل کی۔ اب میں جامعہ نصرت ربوہ میں بی۔اے کی طالبہ ہوں اور امسال فائنل ایئر کا امتحان دے رہی ہوں۔ بی۔اے میں میرے مضامین معاشیات و سیاسیات ہیں۔

سابق یوگوسلاویہ چھ جمہوریتوں پر مشتمل ایک وفاق تھا۔ یہ چھ جمہوریتیں سربیا، کروشیا، سلووینیا، بوسنیا میسی ڈونیا اور مونٹی نیگرو ہیں۔ یوگوسلاویہ جنوب مشرقی یورپ میں واقع ہے اور اس کے شمال میں آسٹریا اور ہنگری مشرق میں رومانیہ اور بلغاریہ، جنوب میں یونان، جنوب مغرب میں البانیہ اور مغرب میں اٹلی ہمسایہ ممالک ہیں۔

یوگوسلاویہ کی جمہوریت بوسنیا جغرافیائی اور تاریخی اعتبار سے اس خطے میں واقع ہے جس کو پندرہویں صدی میں ترکوں نے فتح کیا اور پھر ۱۸۷۸ء میں ایک نامنصفانہ تقسیم کے تحت برلن کانگرس نے اس کو آسٹریا کے حوالے کر دیا۔ ۱۹۱۸ء میں بوسنیا، سربیا، کروشیا اور سلووینیا کی مملکت کا وجود قرار پایا جس نے آگے چل کر ۱۹۲۹ء میں یوگوسلاویہ کا نام اختیار کر لیا۔ چونکہ یوگوسلاویہ میں قومی اور مذہبی گروپس میں بے انتہا تنوع پایا جاتا ہے اور ثقافتی لحاظ سے بھی بہت فرق پایا جاتا ہے اس لئے یوگوسلاویہ کے لوگوں کی تہذیب کے بارے میں کوئی عمومی نظریہ قائم کرنا خاصا دشوار ہے۔ یہاں پر صدیوں کی ترک حکمرانی نے اپنا اثر خصوصاً بوسنیا سربیا اور میسی ڈونیا کے فنون اور طرز تعمیر پر چھوڑا ہے۔ لیکن یوگوسلاویہ میں جو واضح ثقافتی اور تہذیبی فرق تھا وہ ۴۶ سالوں میں کمیونزم کے تحت کافی حد تک ختم ہو چکا ہے۔

یوگوسلاویہ کی جغرافیہ میں زیادہ تر پہاڑ شامل ہیں جن کی بلندی ۳۰۰۰- ۶۰۰ فٹ ہے۔ اور یہ پہاڑ بوسنیا سربیا اور میسی ڈونیا کی جمہوریتوں میں زیادہ ہیں۔ بوسنیا ایک پسماندہ علاقہ ہے اور یہاں کی ۶۳ فیصد آبادی خواندہ ہے۔ یوگوسلاویہ میں بہت سے مذہبی گروپس ہیں۔ سربیائی زیادہ تر کٹر، پختہ عقیدہ رکھنے والے لوگ ہیں۔ کروشیائی رومن کیتھولک ہیں۔ جبکہ بوسنیا میں مسلمان زیادہ ہیں بوسنیا اور سربیا کے لوگ اپنے مزاجوں میں مذہب کے معاملے میں بہت شدت رکھتے ہیں۔ اس تمہید کے بعد بوسنیا میں ہونے والی جنگ کی تاریخی، مذہبی، سیاسی اور نسلی وجوہات بیان کی جاتی ہیں۔

تاریخی وجوہات

کروشیا، بوسنیا اور سربیا کی ریاستیں شروع ہی سے ایک دوسرے کے خلاف رہی ہیں اپریل ۹۰-۱۹۸۹ میں جب عام انتخابات کے نتیجے میں بوسنیا نے اپنی آزادی کا اعلان کیا جبکہ باقی حصہ ایسا نہیں چاہتا تھا تو در اصل یہ خانہ جنگی کا ایک باقاعدہ اعلان تھا جس کا آغاز پہلے سے ہی ہو چکا تھا۔ یوگوسلاویہ کے مسلمانوں کو اپنی تاریخ کے کئی موقعوں پر اسلام سے محبت کی سزا میں اذیت ناک مسائل کا سامنا کرنا پڑا مثال کے طور پر ۱۷۱۲ء میں مونٹی نیگرو کے ایک ہزار مسلمانوں کو صرف مسلمان ہونے کی بناء پر خفیہ طور پر قتل کر دیا گیا۔ انیسویں صدی کے اوائل میں بلغراد پشادم کے بیس ہزار مسلمانوں کو بالجبر عیسائیت قبول کرنے پر مجبور کیا گیا۔ انیسویں صدی کے آخری ربع میں جب آسٹریا اور ہنگری (ہمسایہ ممالک) بوسنیا پر قابض ہو گئے تو اس وقت بھی وہاں کے مسلمان شدید مزاحمت میں ناکامی کے بعد ترکی اور مشرق وسطیٰ کی طرف ہجرت کرنے پر مجبور ہو گئے تھے۔

دوسری جنگ عظیم (۱۹۴۰-۴۱ء) میں بھی بوسنیائی عوام نے المناک ظلم و تشدد کا سامنا کیا اور بلا امتیاز صنف و عمر ایک لاکھ بیس ہزار مسلمانوں نے جام شہادت نوش کیا۔ یوگوسلاویہ میں کمیونسٹ اقتدار ۱۹۴۵ء میں قائم ہوا تھا جو ۱۹۹۰ء تک جاری رہا۔

کروشیائی اور سربیائی باشندوں کی یوگوسلاویہ میں تعداد نسبتاً زیادہ ہے۔ چونکہ ان کی ریاستوں کے درمیان کوئی جغرافیائی حد نہ تھی اس لئے یہ ایک دوسرے میں عمومی طور پر اور بوسنیا میں خصوصی طور پر ملے جلے رہتے تھے۔ کروشیائی باشندے اپنے آپ کو خاصے مہذب اور سربیائی باشندوں کو نیم وحشی مشرقی لوگ خیال کرتے ہیں بوسنیا کے علاقے کو کروشیائی اور سربیائی دونوں ہی اپنا علاقہ گردانتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ یوگوسلاویہ میں سربیائی باشندے سب سے زیادہ تشدد پسند اور اشتعال انگیز ہیں۔

مذہبی وجوہات

بوسنیائی اور سربیائی باشندوں میں اب ظاہری طور پر صرف مذہب کا ہی فرق ہے اور اب یہ احساس یقین میں بدل چکا ہے کہ یہ دراصل علاقائی جھگڑا نہیں بلکہ مذہبی جھگڑا ہے۔ سربیا نے یہ جنگ باقاعدہ منصوبے کے تحت شروع کی تھی۔ جنگ سے چند روز قبل ہر قسم کی ٹرانسپورٹ غائب کر دی گئی تھی اور تمام خورد و نوش کی اشیاء خرید کر سربیا میں سٹاک کر دی گئی تھیں۔

نسلی وجوہات

بوسنیا کا تقریباً ۷۰ فیصد حصہ باغ سرب نے اپنے قبضے میں لے رکھا ہے۔ اور وہ چاہتے ہیں کہ بوسنیا میں مسلمانوں کا نسلی صفایا ہو جائے تاکہ بوسنیا کو سربیا میں شامل کر کے اس کا حصہ بنا دیا جائے "نسلی صفایا" کا مطلب یہ ہے کہ سربیا کی فوج ان علاقوں سے دوسرے گروپس کو نکالنا چاہتے ہیں جن کو وہ کنٹرول کرتے ہیں۔

سیاسی وجوہات

بوسنیا چونکہ ایک نو آزاد مسلم ریاست ہے اس لئے اس کا وجود عیسائی دنیا برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں۔ بوسنیا کے لوگوں میں مسلمان ہونے کی وجہ سے یہ خیال عام ہوتا جا رہا ہے کہ عیسائی مشن ان کی مخالفت پر تلے ہوئے ہیں اور سرب فوجوں کی پشت پناہی کر رہے ہیں۔ بوسنیا کے لوگوں کے مطابق سرب چاہتے ہیں کہ تمام لوگ ایک دوسرے سے نفرت کرنے لگ جائیں تاکہ ان کا لوٹنا لازم ہو جائے۔

جہاں تک سربیا اور کروشیا کا تعلق ہے سرب اس بات پر مصر ہیں کہ جن علاقوں پر انہوں نے قبضہ کیا ہے انہیں کسی صورت میں بھی واپس نہیں کرے گا۔ کیونکہ ان علاقوں میں سربیائی باشندوں کی اکثریت ہے اس لئے وہ ان علاقوں کو سربیا میں شامل کرنا چاہتے ہیں جبکہ کروشیائی اپنی جگہ اس بات پر مصر ہیں کہ وہ اپنے علاقوں کو واپس حاصل کر کے رہیں گے کیونکہ ان علاقوں کو بین الاقوامی برادری تسلیم کر چکی ہے۔ اس سلسلہ میں کروشیائی باشندوں کا دعویٰ قانونی طور پر درست اور جائز ہے جبکہ سربیا کا دعویٰ ایک سیاسی دعویٰ ہے کہ ان علاقوں پر سربیا کی حکومت ہونی چاہیئے جہاں پر سرب اکثریت میں ہیں۔ لیکن اس دعویٰ کو انہوں نے خود ہی ایک وحشیانہ نسلی صفائے اور فوجی جارحیت کی وجہ سے سخت نقصان پہنچایا ہے جو انہوں نے بوسنیا اور کروشیا کے چھینے ہوئے علاقوں میں کئے ہیں۔

یوگوسلاویہ جب ٹوٹا تو اس کے زیادہ تر فوجی اثاثے اور ساز و سامان سربیا نے حاصل کیا جبکہ کروشیا نے اپنی فوج کو خود سے ہی دوبارہ کافی کامیاب حد تک منظم کر لیا ہے۔ جو رہ گئے وہ بوسنیا کے لوگ ہیں جو کبھی جنگ چاہتے ہی نہ تھے باوجود اس کے کہ کئی انتہا پسند ان کے اہم فوجی عہدوں پر فائز تھے۔ تینوں ریاستوں میں سے بوسنیا سب سے کمزور ریاست ہے اور باقی دونوں کا "شکار" ہے۔ جو بوسنیا کے علاقے کو باقی دو ریاستوں کے درمیان ایک بے بس "مسلم" ریاست کے لحاظ سے تصور کرتے ہیں۔

بوسنیا کی جنگ کی وجوہات تقریباً تمام کی تمام ہی مذہبی ہی ہیں جو سیاسی وجوہات ہیں ان کے پس منظر میں بھی مذہب کی بات زیادہ ہے۔ عیسائی قوتیں یہ ہرگز قبول نہیں کرنا چاہتیں کہ

باقی ص۴ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک چھوٹی سی بات

مکرم محمد محمود طاہر صاحب ایم اے ابلاغیات لکھتے ہیں:

"ایک چھوٹی سی بات" کے توسط سے راستے کے حقوق کی بہت بڑی بات کے لئے قارئین الفضل کی توجہ حاصل کرنا چاہتا ہوں گذشتہ کچھ عرصہ سے پاکستان کے شہروں میں ٹیلی مواصلات کا جو انقلاب آرہا ہے اس کی وجہ سے اکثر شہروں میں سڑکوں کی کھدائی ہو رہی ہے تا ٹیلی فون کی تاریں بچھائی جاسکیں اور عوام کو مواصلات کی بہتر سہولتیں میسر ہوسکیں۔

سڑکوں کی کھدائی کی وجہ سے سڑکوں پر مٹی کا آنا ایک لازمی امر ہے اس کی وجہ سے گرد و غبار میں بہت اضافہ ہو جاتا ہے اور بازاروں میں چلنے والے گرد و غبار کی پریشانی سے دوچار ہیں۔ اقصیٰ روڈ ربوہ کی اس حالت سے اہالیانِ ربوہ خوب آگاہ ہیں۔

اس قسم کی صورتحال کے وقت اگر راستے کے حقوق ادا کئے جائیں تو گرد و غبار کے اثرات سے کافی حد تک بچا جاسکتا ہے۔ موٹر سائیکل چلانے والے عموماً اور موٹر گاڑیاں چلانے والے خصوصاً جب ایسی سڑکوں سے تیز رفتاری کے ساتھ گذرتے ہیں تو اس کے نتیجہ میں گرد و غبار اُڑتی ہے اور پیدل چلنے والے اس سے متاثر ہوتے ہیں۔ کار چلانے والے عموماً یہ اندازہ نہیں کر پاتے کہ پیدل چلنے والوں کو ان کی تیز رفتاری سے کس قدر نقصان پہنچ رہا ہے۔ اس لئے موٹر گاڑیاں رکھنے والوں اور موٹر سائیکل چلانے والوں کو ایسی صورتحال میں خاص طور پر سست رفتار سے گاڑی چلانی چاہیئے۔ تا گرد و غبار نہ اُڑے جو اشیائے اکل و شرب پر بھی پڑتی ہے جس سے کئی بیماریاں بھی جنم لیتی ہیں۔

اس سلسلہ میں اگر امداد باہمی کے اصولوں پر عمل کیا جائے تو بھی بہتر نتائج نکل سکتے ہیں۔ دکاندار حضرات یا وہ مکین جو برلب سڑک رہتے ہیں۔ وہ اپنے مکان یا دکان کے سامنے پانی سے چھڑکاؤ کر سکتے ہیں اور گرد و غبار کو اڑنے سے روک سکتے ہیں اس سے نہ صرف ماحول صاف ہوگا بلکہ راستے کے حقوق ادا کرکے ثواب بھی حاصل کر رہے ہونگے۔ بعض مکین اور دکاندار پہلے ہی اس کا اہتمام کر رہے ہیں۔ اور قابلِ تحسین ہیں۔ ہم سب مل کر گرد و غبار کی صورتحال کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔

مکرمہ صالحہ حمید صاحبہ دارالرحمت غربی ربوہ سے لکھتی ہیں:

ایک چھوٹی سی بات کے تحت الفضل مورخہ ۷ مارچ ۱۹۹۳ء میں نثار احمد صاحب نے پولیتھین شاپنگ بیگ کے دفعیہ کے لئے مشورہ دیا کہ لفافوں کو پونی یا رسی کی طرح بٹ کر اور پھر گرہ لگا کر کوڑے کے ڈبہ میں پھینک دیا جائے اس سلسلے میں کچھ کہنا چاہتی ہوں امید ہے اس سے آپ مستفید ہوں گے۔ اس تجویز میں فائدہ ہی فائدہ ہے۔ نہ گڑھا کھودنے کی فکر ہوگی اور نہ جلانے سے نقصان۔ آپ اس طرح کریں کہ ایک کپڑے کا تھیلا سی لیں اور ان لفافوں کو اس میں جمع کرتے جائیں۔ ضرورت پڑنے پر آپ ایک آدھ لفافہ بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ جب یہ لفافے بہت سارے جمع ہو جائیں تو چھوٹے چھوٹے ٹکڑے قینچی سے کاٹ کر تکیہ میں بھر لیں۔ اسی طرح جمع کر لئے پھر کاٹ لئے پھر جمع کر لئے کاٹ لئے۔ تکیہ میں بھرتے جائیں۔ آہستہ آہستہ تکیہ بہت شاندار بنے گا۔ اگر آپ کے بچے استعمال کے دوران دوہرا بھی کر لیں تو دوبارہ سیدھا ہو جائے گا۔ آم کے آم گٹھلیوں کے دام۔

مکرم مشتاق احمد صاحب لکھتے ہیں:

آج کل کھانے پینے کی چیزوں میں رنگوں کا استعمال کچھ زیادہ ہی ہونے لگا ہے۔ خاص طور پر مٹھائیاں اس کی زد میں ہیں۔ پھر شربت، ٹافیاں، چاولوں کی بنی ہوئی مختلف شکل کی چیزیں جو تل کر کھائی جاتی ہیں۔ آئس کریم، برف کے گولے وغیرہ وغیرہ یہ تمام رنگ کینسر جیسی مہلک بیماری پیدا کر سکتے ہیں۔ جہاں تک ہو سکے بغیر رنگ کی کھانے پینے کی چیزوں کا انتخاب کرنا چاہیئے۔

خط و کتابت کرتے وقت چیٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

یاد رفتگان —— ڈاکٹر عطاء اللہ خان

محترمہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ

آپا امۃ اللہ بیگم صاحبہ بنت حکیم دین محمد صاحب (رفیق بانی سلسلہ) اور اہلیہ اوّل محترم برادرم ملک صلاح الدین صاحب فاضل (ایم۔ اے) درویش قادیان مؤلف اصحاب احمد بروز ۱۰ مارچ ۹۳ء لاہور وفات پاگئیں۔ اگلے روز بروز جمعرات بعد فجر جنازہ مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور نے پڑھایا۔ اور بعد تدفین بہشتی مقبرہ دعا بھی کروائی۔

آپ عرصہ ۶، ۷ ماہ سے بعارضہ فالج بیمار تھیں۔ اور شروع فالج سے گویائی سے محروم ہوگئی تھیں۔ آپ لاہور اپنے لڑکے عزیز بشیر الدین کے پاس تھیں۔ اور میرے بڑے داماد عزیز انوار الحسن چوہدری کی وفات پر افسوس کے لئے ربوہ آئی تھیں کہ وہیں کچھ عرصہ کے بعد ان پر فالج کا حملہ ہوا جس کے بعد ان کو لاہور شیخ زید ہسپتال میں داخل کروایا گیا۔ بعد میں ڈاکٹروں کے مشورہ کے مطابق ہسپتال سے لاکر گھر میں زیر علاج رہیں حتیٰ کہ ان کی وفات ہوگئی۔ ان کی عمر وفات کے وقت ۸۴ سال تھی۔

آپ اپنے دوسرے لڑکے عزیز حمید الدین کی دعوت پر اور ویزا اور ٹکٹ بھجوانے پر جلسہ سالانہ اسلام آباد لندن کے لئے ۱۹۹۱ء میں گئی تھیں (عزیز حمید الدین پہلے احمدیہ سیکنڈری سکول نائیجیریا میں ٹیچر رہا تھا۔ بعد میں واپس آکر لندن میں مقیم ہے) مکرم ملک صلاح الدین صاحب بھی وہاں جلسہ سالانہ لندن پر گئے ہوئے تھے جہاں دونوں کی آخری ملاقات ہوئی تھی۔ جلسہ کے بعد بخیریت واپس پاکستان آگئی تھیں۔

آپ نے قادیان میں پہلے کئی سال اپنے درویش خاوند کی معیت میں گذارے تھے۔ جبکہ برادرم ملک صاحب نے دوسری شادی بھی کروائی تھی۔ جس میں سے ان کے ہاں تین لڑکیاں اور دو بیٹے ہیں۔ بعد میں برادرم ملک صاحب کی اجازت سے اپنے بچوں کے اصرار پر اپنے بچوں کی کفالت پر پاکستان آگئی تھیں۔ موصوفہ میری اہلیہ نصرت اللہ بیگم (وفات ستمبر ۱۹۸۱ء مدفون بہشتی مقبرہ ربوہ) کی بڑی ہمشیرہ تھیں۔ ہم دونوں بھائیوں نے نکاح بھی دونوں بہنوں کے ساتھ حضرت امام الثانی نے بیت مبارک قادیان میں دسمبر ۱۹۳۵ء میں پڑھے تھے۔

بالآخر یہ ذکر کرنا ضروری ہے کہ آپا امۃ اللہ بیگم صاحبہ بہت نیک۔ عبادت گذار حقوق اللہ اور حقوق العباد اور صلہ رحمی کے حقوق ادا کرنے والی اور نہایت صابرہ و شاکرہ خاتون تھیں اور اخلاقِ فاضلہ میں اپنے والدین کے نقشِ قدم پر تھیں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ موصوفہ کی مغفرت فرما دے۔ اور درجات بلند فرما دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرما دے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔

اگر آپ کا کوئی خط یا مضمون کسی انگریزی اخبار میں شائع ہوا ہے اور آپ اس کا تراشہ ہمیں بھیجنا چاہتے ہیں تو مناسب معلوم ہوتا ہے کہ انگریزی تراشہ کے ساتھ اس کا ترجمہ بھی آپ ضرور ارسال کریں۔ آپ نے انگریزی میں لکھا ہے تو آپ سے بہتر اس کا ترجمہ کون کر سکتا ہے بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ بعض الفاظ ذو معنی ہوتے ہیں۔ لکھنے والا خوب سمجھتا ہے کہ اس نے کیا بات ذہن میں رکھ کر وہ لفظ لکھا ہے۔ اس لئے اگر آپ اپنی انگریزی تحریر کا اردو ترجمہ بھی تراشے کے ساتھ ارسال کر دیں تو ہم آپ کے ممنون ہوں گے اور آپ کا ترجمہ بھی یقیناً کسی اور کے ترجمہ سے بہتر ہوگا۔

بقیہ صفحہ ۳

یقیناً کسی تلاشی کا سوال پیدا نہیں ہوگا۔ لیکن اس اجازت کے بغیر وہ جس راستے سے جانا چاہتے ہیں وہاں سربیا کے لوگوں کا مسلسل پہرہ ہے اور وہ تلاشی کے بغیر انہیں وہاں سے آگے جانے کی اجازت نہیں دیتے

عالمی برادری کے بہت سے لوگوں نے اس بات کا مطالبہ کیا ہے کہ سربیا کے خلاف جنگی کارروائی کی جانی چاہیئے لیکن امریکہ ابھی تک اس بات پر راضی نہیں ہوا۔ غالباً وہ یہ چاہتا ہے کہ یورپ یونین نیٹو کے دوسرے ممالک بھی اس کا ساتھ دیں۔

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

اعلان ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم چوہدری محمد افضل وڑائچ صاحب ناصر آباد ربوہ کو مورخہ ۱۵ اپریل ۹۳ء کو تیسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام محمد یحییٰ تجویز کیا گیا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری عطا محمد صاحب وڑائچ آف گجرات کا پوتا اور چوہدری علی محمد صاحب اٹھوال نصرت آباد فارم سندھ کا نواسہ ہے۔

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم راجہ منور احمد مبشر صاحب سپر کولڈ اینڈ اسپارٹ جنرل سٹور ڈرگ روڈ کراچی کو مورخہ ۱۵ اپریل ۹۳ء کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نومولودہ کو انیلہ مبشر نام عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم راجہ ناصر احمد سیکرٹری ضیافت کراچی کی پوتی اور مکرم خواجہ صفی الدین قمر صاحب انسپکٹر مال صدر انجمن احمدیہ حلقہ فیصل آباد کی نواسی ہے۔

احباب ان سب کی درازیٔ عمر اور خادمِ دین ہونے کے لئے دعا کریں۔

درخواست دُعا

○ مکرم میاں عبدالرحیم صاحب صراف دارالنصر غربی ربوہ بعارضہ دمہ و قلب ایک ماہ سے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیرِ علاج ہیں۔

○ عزیزہ فوزیہ رفعت بنت مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب دارالعلوم شرقی ربوہ بیمار ہیں اور الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں زیرِ علاج ہیں۔

○ عزیزم مرزا سیف احمد ابن مکرم مرزا محمد احمد صاحب بھاٹی گیٹ لاہور کی بائیں ٹانگ کا کامیاب اپریشن دوبارہ ۲۷ اپریل ۹۳ء کو ہوا ہے۔

○ مکرم رانا نعیم الدین صاحب امیر راہ مولیٰ کی دو کم سن نواسیاں ایک جرمنی میں اور دوسری ربوہ میں شدید علیل ہیں۔ جرمنی والی نواسی کے دل کا اپریشن ہونا ہے۔ مگر بعض دیگر عوارض کے باعث ڈاکٹروں نے تاخیر کا مشورہ دیا ہے جبکہ ربوہ میں عزیزہ کنزہ کو دو ہفتے سے شدید بخار ہے۔

○ محترمہ عائکہ صدیقہ صاحبہ اہلیہ مکرم امیر الدین صاحب ان دنوں لاس اینجلز میں BRAIN TUMOURS کی وجہ سے شدید بیمار ہیں۔ ان کا اپریشن ۱۱ مئی کو ہوگا۔

○ مکرم مولوی فضل احمد صاحب (ریٹائرڈ معلم وقف جدید) کچھ عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ احباب انکے لئے دعا کریں۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم ڈاکٹر انوار احمد ملک صاحب ۹ مارچ ۹۳ء کو بیرون ملک میں اچانک ہارٹ فیل ہونے سے انتقال کر گئے۔ آپ کا جسدِ خاکی مورخہ ۱۹ مارچ کو ربوہ پہنچا اور محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے بعد از جمعہ جنازہ پڑھایا اور اسی شام قبرستان عام نمبر ۱ میں سپردِ خاک کیا گیا۔ آپ حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری رفیق حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے نواسے تھے۔ اور مکرم مسعود احمد صاحب خورشید کراچی کے داماد تھے۔

احباب ان کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں۔

دعائے نعم البدل

○ ڈاکٹر مسرور احمد بھٹی صاحب ہومیو کلینک رحمت بازار ربوہ کا چھوٹا بیٹا عزیزم عمیر علی بعمر ۳ ماہ اچانک ڈائریا سے بیمار ہو کر ۲۰ اپریل ۹۳ء کو فضل عمر ہسپتال میں وفات پا گیا۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور نعم البدل عطا فرمائے۔

اعلان دارالقضاء

(محترمہ حرمت بی بی صاحبہ بابت ترکہ مکرم میاں جان محمد صاحب)

○ محترمہ حرمت بی بی صاحبہ وغیرہ ورثاء نے درخواست دی ہے کہ مکرم میاں جان محمد صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ لہٰذا ان کا مکان ۲۴/۴۶ واقع محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ ورثاء کے نام منتقل کیا جائے۔ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-

۱۔ محترمہ حرمت بی بی صاحبہ	بیوہ
۲۔ مکرم نذیر احمد صاحب	بیٹا
۳۔ 〃 عبدالمنان صاحب	-〃-
۴۔ 〃 عبدالسلام صاحب	-〃-
۵۔ محترمہ نصرت مبارکہ صاحبہ	-〃-

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس ۳۰ یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

(محترمہ بشیراں بی بی صاحبہ بابت ترکہ مکرم منیر احمد صاحب)

○ محترمہ بشیراں بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم منیر احمد صاحب (ولد حشمت علی صاحب) سکنہ مکان ۱۶/۳۳ دارالنصر وسطی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ ان کے خاوند مکرم منیر احمد صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ موصوف کے ترکہ کی تفصیل یہ ہے:

۱۔ مکان نمبر ۵۶/۱۱ واقع محلہ دارالنصر شرقی (پلاٹ کا نصف برقبہ دس مرلہ)

۲۔ 〃 ۱۶/۳۳ واقع محلہ دارالنصر وسطی (پلاٹ کا نصف برقبہ پانچ مرلہ)

اسکی تقسیم حسب ذیل طریق پر کر دی جائے:-

مکان نمبر ۱۶/۳۳ دارالنصر شرقی ربوہ خاکسارہ (درخواست دہندہ) کے نام اور مکان ۵۶/۱۱ دارالنصر وسطی ربوہ میرے بیٹے عزیزم طارق احمد ظفر کے نام منتقل کر دیا جائے۔

ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-

۱۔ محترمہ بشیراں بی بی صاحبہ	بیوہ
۲۔ 〃 کوثر پروین صاحبہ	بیٹی
۳۔ 〃 بشریٰ پروین صاحبہ	-〃-
۴۔ مکرم طارق احمد صاحب ظفر	بیٹا

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم ۳۰ کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

نتیجہ مقابلہ مضمون نویسی خدام سہ ماہی دوم

شعبہ تعلیم کے تحت سہ ماہی دوم میں مقابلہ مضمون نویسی "عجز و انکسار" کے موضوع پر کروایا گیا۔ ۴۳ مضامین شامل ہوئے۔ منصفین کے فیصلہ کے مطابق

اوّل: ریحان باسم صاحب دارالذکر لاہور

دوم: ملک صفوان احمد صاحب ناصر ہوسٹل ربوہ

سوم: محمد داؤد منیب صاحب ناصر ہوسٹل ربوہ اور احمد طاہر مرزا صاحب ناصر ہوسٹل ربوہ قرار پائے۔

ان کے علاوہ مندرجہ ذیل احباب کے مضامین علی الترتیب معیاری قرار پائے ہیں:-

چہارم: نذیر احمد سانول چوہڑ ہٹہ۔

پنجم: عطاء القدوس صاحب دارالذکر لاہور۔

ششم: عبدالخالق دلشاد صاحب گلشن پارک لاہور۔

ہفتم: مجیب احمد صاحب فرخ سلطانپورہ لاہور۔

ہشتم: افتخار احمد صاحب دارالذکر فیصل آباد

باقی صہ ۸ پر

○

اُس کی آنکھوں کا مُدّعا کیا ہے
سوچتی ہوں وہ چاہتا کیا ہے

رات کی خامشی کو کیا معلوم
دل سے اٹھتی ہوئی صدا کیا ہے؟

مدّتوں سے ہوں منتظر تیری
اِک نظر دیکھ لے ترا کیا ہے

آئینے ٹوٹ ٹوٹ جاتے ہیں!
کیا بتاؤں تری اَدا کیا ہے؟

ابتدا ہی میں مر گئے ہم لوگ
زندگی تیری انتہا کیا ہے؟

اس کے لفظوں کو دل ترستا ہے
اس کی تحریر میں چھپا کیا ہے؟

ہر طرف اُڑ رہے ہیں افسانے
اِن دنوں شہر کی ہَوا کیا ہے!

تجھ سے منسوب ہو گیا جب سے
میرے دل میں بَھلا بُرا کیا ہے؟

اب تمہاری ستمگری کے سوا
سچ کہو، میرا آسرا کیا ہے

تیرے ملنے کی سرخوشی کیوں ہے
تیرے آنے کا وہم سا کیا ہے؟

بات لے بات تذکرے اُس کے
آج اختر تجھے ہُوا کیا ہے!؟

نسرین اختر

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ ۴ مئی گرمی اور لو کا سلسلہ جاری ہے۔ کل گرم ہوا چلتی رہی

○ پنجاب کے گورنر چوہدری الطاف اور وزیر اعلیٰ منظور وٹو نے کہا ہے کہ بدعنوان بلدیاتی ادارے توڑ دیئے جائیں گے اس سلسلے میں اعلیٰ اختیاراتی تحقیقاتی کمیٹی جلد قائم ہو گی۔ انتقامی سیاست پر یقین نہیں رکھتے۔

○ سپریم کورٹ کی واضح ہدایات تک لاہور ہائی کورٹ نے اسمبلی توڑنے کے خلاف درخواستوں کی سماعت ملتوی کر دی ہے۔ درخواستوں کی طویل سماعت کے دوران اس نکتہ پر بحث ہوتی رہی کہ معاملہ سپریم کورٹ میں زیر التوا ہونے کی صورت میں ہائی کورٹ میں سماعت جاری رکھی جا سکتی ہے یا نہیں۔ وفاق پاکستان کا اڑھائی ہزار صفحات پر مشتمل جواب عدالت عالیہ میں پیش کر دیا گیا۔ اس میں بے نظیر سمیت ۹۵ اراکین اسمبلی کے استعفوں کی نقول شامل ہیں۔ محترمہ بے نظیر نے استعفیٰ سادہ کاغذ پر لکھا ہے اور اس پر ۱۸ اپریل کی تاریخ درج ہے جبکہ ۵۷ استعفوں پر کوئی تاریخ نہیں ہے۔

○ سینٹ کے چیئرمین نے کہا کہ ایوان میں موبائیل ٹیلی فون لانا منع ہے چنانچہ وفاقی وزیر اطلاعات مولانا کوثر نیازی کا موبائیل فون بند کروا دیا گیا۔

○ موٹر وے بنانے والی کمپنی نے کئی پوائنٹس پر کام روک دیا ہے۔

○ سندھ کے ۶۴ اراکین اسمبلی نے اپنے استعفے صدر کو پیش کر دیئے ہیں وفاقی وزیر پرویز علی شاہ نے کہا ہے کہ اب صدر کے فیصلے کا انتظار ہے۔

○ سپریم کورٹ میں قومی اسمبلی توڑے جانے کے خلاف اٹارنی جنرل عزیز اے منشی نے اپنا جواب داخل کر دیا ہے اس میں کہا گیا ہے کہ سپریم کورٹ کو اس رٹ کی سماعت کا اختیار حاصل نہیں ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ ۸۸ اراکین نے استعفے دے دیئے تھے۔

○ سینٹ کے اجلاس میں مسلم لیگی دھڑوں کے اراکین آپس میں الجھ پڑے تلخ جملوں کا تبادلہ ہونے پر چیئرمین سینٹ نے حالات کو کنٹرول کیا

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے الزام لگایا ہے کہ موجودہ حکومت امریکہ کو کھلی مداخلت کی اجازت دے رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نہ تو نواز شریف سے اتحاد کریں گے۔ اور نہ پیپلز پارٹی کا ساتھ دیں گے۔

○ بی بی سی نے گذشتہ دس سال میں سندھ میں ڈاکوؤں کے راج کے بارے میں بتایا ہے کہ سیاستدان اور پولیس ڈاکوؤں کے جرائم میں براہ راست شریک ہیں۔ ۲۰ ہزار سے زائد افراد ڈکیتی کو بطور پیشہ اپنا چکے ہیں۔ یہ مخبروں وڈیروں اور پولیس کی مدد سے ڈاکے ڈالتے ہیں۔ پاکستانی کی بجائے غیر ملکی ہاتھ آجائے تو زیادہ رقم مل جاتی ہے۔

○ قانون نافذ کرنے والے اداروں کی سخت حفاظت میں ایم کیو ایم کے عظیم طارق کا سوئم منایا گیا۔ ایم کیو ایم کے مختلف دھڑوں نے مختلف مقامات پر تقاریب کا اہتمام کیا۔ الطاف حسین نے لندن سے براہ راست خطاب کیا۔

○ پنجاب اسمبلی کے مسلم لیگ کے اپوزیشن لیڈر چوہدری پرویز الٰہی نے الزام لگایا ہے کہ پنجاب حکومت نے نواز شریف کے مختلف جگہوں پر استقبال کو ناکام بنانے کے لئے ہدایات جاری کر دی ہیں۔

○ لکشمی چوک لاہور میں مسلح تصادم کے نتیجے میں ریلوے مزدور یونین کے بھائی کو قتل کر دیا گیا۔ فائرنگ کی زد میں آکر دو راہ گیروں سمیت ۴ افراد زخمی ہو گئے۔

○ ایران روس سے مزید دو آبدوزیں خریدے گا۔ ایرانی کمانڈر نے کہا کہ ہم اپنی بحریہ کو مضبوط بنانے کے لئے جہاز بھی تیار کریں گے۔

○ افغانستان کی حزب اسلامی نے کہا ہے کہ جلال آباد امن مذاکرات میں کوئی پیش رفت نہیں ہو رہی دارالحکومت کابل پر راکٹوں اور توپوں سے ایک اور حملہ کیا گیا۔ اب تک خانہ جنگی میں ۷ ہزار افراد مارے جا چکے ہیں۔

○ بوسنیا کے سربوں نے بالآخر امن منصوبہ پر دستخط کر دیئے ہیں سرب رہنماؤں نے عالمی دباؤ کے سامنے ہتھیار ڈالتے ہوئے ایتھنز میں امن منصوبے پر دستخط کر دیئے۔

○ افغانستان کے وزیر اعظم حکمت یار نے مقبوضہ کشمیر میں بھارتی حکومت کے خلاف کشمیری مجاہدین کی حمایت کا اعلان کیا ہے اور کہا ہے کہ اب افغان مجاہدین کشمیر کا رخ کریں گے۔

○ سری لنکا میں صدر پریماداسا کی ہلاکت کے بعد ۱۹ افراد فسادات کی نظر ہو چکے ہیں۔ تازہ جھڑپوں میں ۵ تامل چھاپہ مار اور ۴ فوجی ہلاک ہو گئے۔

○ سابق وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف نے مطالبہ کیا ہے کہ صوبائی حکومتیں بدعنوان ہیں لہٰذا انہیں برطرف کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ یہ حکومتیں ہارس ٹریڈنگ کے ذریعے چلائی جا رہی ہیں۔ یہ پاکستان کے ماتھے پر بدنما داغ ہیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ میرے پاس ایک سرکاری ایجنسی کی تیار کردہ تحقیقاتی رپورٹ موجود ہے جس میں صدر کے عزیز و اقارب کی کارروائیاں درج ہیں۔ مناسب وقت پر یہ پریس کو جاری کر دوں گا۔

○ قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر گوہر ایوب خان نے مطالبہ کیا ہے کہ صدر اسحٰق اپنی صدارت پر قائم رہنے کے بارے میں ریفرنڈم کروائیں۔

○ پیپلز پارٹی کے سابق لیڈر مسٹر یحییٰ بختیار نے کہا ہے کہ بے نظیر بھٹو کے غلط فیصلوں کی وجہ سے نواز شریف ۱۹۶۵ء والے بھٹو بنتے جا رہے ہیں۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ نے سیاستدانوں سے کہا ہے کہ وہ صوبائی اسمبلیاں توڑنے کا مطالبہ بند کر دیں۔

○ سابق وزیر اعظم نے کہا ہے کہ اگر قومی اسمبلی بحال ہو گئی تو صدر کو جانا ہو گا۔

○ ڈیموکریٹک لیڈر مسٹر پیٹر گلبرائتھ صدر کلنٹن کو پیپلز پارٹی کی لیڈر کا خط پہنچائیں گے۔ محترمہ بے نظیر امریکی ٹی وی سی این این کو ایک انٹرویو بھی دیں گی۔

○ حکومت نے احتساب کا عمل شروع کر دیا ہے۔ نواز شریف حکومت کے خلاف پہلا کیس ایک دو دن میں سامنے آنے کی توقع ہے کوآپریٹو زدگان اور تاج کمپنی کے متاثرین کی داد رسی کا امکان ہے

بقیہ: صـ۷ سے آگے

مہتمم: طیب احمد صاحب طاہر دار الذکر فیصل آباد۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز ان کے لئے مبارک فرمائے۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ پاکستان)

دانتوں کا معائنہ مفت۔ احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
۴½ بجے ۸½ بجے شام

پتہ

بے اولاد
مردوں کیلئے کورس
SPERMATOZOA COURSE Rs200/-
عورتوں کیلئے کورس
بانجھ پن کورس STERILITY COURSE Rs 100/-
اٹھرا کورس ATHRA COURSE Rs100
تفصیلی لٹریچر مفت
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی
رجسٹرڈ۔ ربوہ
فون: ۶۰۶ - ۷۷۱

حبوب مفید اٹھرا
۳۰ گرام ۱۶/-
۶۰ گرام ۴۸/-
اکسیر اولاد نرینہ
(کورس) ۱۵۰/- روپے
زدجام عشق
خاص ۴۸۰/- روپے
روشن کاجل
۵/- روپے
تریاق معدہ
۱۰/- روپے
۲۰/- روپے
NASIR
دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ناصر دواخانہ ربوہ رجسٹرڈ
فون: ۶۳۴ فیکس: ۵۳۴ - ۴۵۲۲